مردم شماری کی شرعی حیثیت

اقبال احمد اختر القادری

گزشتہ دنوں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے شائع ہونے والے انسائیکلو پیڈیا ''جہان امام ربانی'' کے اجراء کے سلسلے میں قومی جہان امام ربانی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے ایک ہفتے لاہور میں قیام رہا۔ دورانِ قیام مختلف احباب اور اہل علم حضرات سے ملاقاتیں اور تبادلہ خیال رہا، انہی میں ایک پروفیسر صاحب نے دورانِ گفتگو ''مردم شماری'' کوفضول کام اور اسلام کے خلاف قرار دیا۔ زبانی طور پر ان کی تسلی نہ ہوسکی، تو فقیر نے یہ مختصر مقالہ اُن جیسے دیگر حضرات کی تسلی اور معلومات میں اضافہ کی غرض سے مرتب کیا جو کہ نذرِ قارئین ہے۔ (اقبال)

نہ صرف اسلام مردم شماری کا قائل ہے بلکہ امم سابقہ میں بھی مردم شماری کا رواج تھا۔ چنانچہ عہد حاضر کی توریت کے عہد نامہ عتیق (Old Testaments) میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس مردم شماری کا پتا چلتا ہے جو کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرائی تھی اور جس کا ذکر ''صحیفہ گنتی'' میں اِن الفاظ میں ملتا ہے:

> ''سینا کے بیابان میں خداوند نے خیمہ اجتماع میں موسیٰ سے کہا، تم ایک ایک مرد کا نام لے کر گنو اور ان کے ناموں کی تعداد سے بنی اسرائیل کی ساری جماعت کی مردم شماری کا حساب ان کے قبیلوں اور آبائی خاندانوں کے مطابق کرو۔'' (۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت بھی شہنشاہ روم نے ایک مردم شماری کرائی تھی اور اسی مردم شماری کے فرمان کی تعمیل میں یوسف نجار اور حضرت مریم علیہا السلام اپنے کوائف درج کرانے کی غرض سے اپنے اصلی وطن ''بیت اللحم'' میں قیام پذیر تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ (۲)

قدیم رومن حکومت بھی اپنی عوام کے متعلق ریکارڈ رکھتی تھی جس میں ہر شخص کے

خاندان، اولاد، غلام اور ملازمین تک کی پوری معلومات ہوتی تھی۔(۳)

معلوم ہوا کہ مردم شماری کوئی نیا یا فضول کام نہیں بلکہ یہ زمانۂ قدیم سے رائج ہے اور یہ کام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے خود اپنے رب تعالیٰ کے حکم سے کیا جیسا کہ توریت کے حوالے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مردم شماری کرنا عرض کیا گیا۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد امت مسلمہ کی مردم شماری کرائی تھی، چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ:

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں جس نے اسلام قبول کیا ہو، اُس کا نام لکھو، کہتے ہیں ہم نے مسلمانوں کے نام شمار کرنا شروع کئے تو ایک ہزار پانچ سو مرد ہوئے۔(۴)

اس مردم شماری کا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ جب ان کو اپنی مجموعی تعداد کا علم ہوا تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالائے، تاریخ کی کتابوں میں درج ہے کہ مسلمان اس مردم شماری کے بعد ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے اور کہتے کہ اب ہم ڈیڑھ ہزار ہو گئے ہیں۔ اب ہمیں کیا ڈر ہے، ہم نے تو وہ زمانہ گزارا ہے کہ جب ہم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھتا تو اسے باہر سے دشمن کا ڈر رہتا تھا مگر اب ہمیں کسی کا خوف نہیں۔

فیصل آباد سے ڈاکٹر صبحی صالح کی کتاب ''علوم الحدیث'' کا ترجمہ (مترجم پروفیسر غلام احمد مریری) شائع ہوا ہے جس میں مصنف نے اس پہلی اسلامی مردم شماری کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے پہلے سال حکم دیا تھا کہ مردم شماری کی جائے اور مدینہ کے مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کو شمار کیا جائے۔ ''باب کتابۃ الامام للناس'' اس ضمن میں واضح ہے کہ مردم شماری کا ریکارڈ رکھا جاتا تھا چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں سے اپنی زبان سے جو شخص اسلام کا اقرار کرتا ہے اس کا نام لکھ لو۔'' (راوی کہتے ہیں) تعمیل ارشاد میں ہم نے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھے۔(۵)

کتب احادیث سے یہ بات بھی پتا چلتی ہے کہ غزوات وسرایا کے لئے جانے والے مجاہدین کی بھی قبل از روانگی مردم شماری سے ہوتی تھی۔ اگر جہاد کے لئے جانے والوں کی مردم شماری

نہ کی گئی ہوتی تو آج ہمیں مختلف غزوات میں شرکت کرنے والوں اور جامِ شہادت نوش کرنے والوں کے اسماء گرامی کا کیسے پتا چلتا!۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میرا نام فلاں فلاں جہاد پر جانے کے لئے لکھا گیا ہے لیکن میری بیوی حج کو جا رہی ہے، ارشاد فرمایا گیا تو تم لوٹ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔(۶)

معلوم ہوا کہ جہاد پر جانے والوں کی جانے سے قبل ہی مردم شماری کر لی جاتی تھی پھر جو واپس ہوتا اس کا نام خارج کر دیا جاتا۔

دلائل سے معلوم ہوا کہ مردم شماری حکم الٰہی ہے۔ مردم شماری حضرات انبیاء کرام علیہم اسلام کی سنت ہے۔ مردم شماری سنت مبارکہ اور شعائر اسلام سے ہے۔ دیگر انبیاء کرام کی طرح پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف مواقع پر مردم شماری کرائی تھی۔ آج دنیا کے اکثر ممالک میں پانچ اور دس سال کے بعد مردم شماری کرائی جاتی ہے اور اس کی روشنی میں آبادی اور وسائل میں توازن کے لائحہ عمل طے کئے جاتے ہیں۔ سربراہانِ اسلامی ممالک کو ملکی سطح پر اور عام مسلمانوں کو نجی سطح پر ہر معاملے میں مردم شماری کے ذریعے اپنی افرادی قوت کے صحیح اعداد و شمار کا ریکارڈ رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کرنا چاہئے تاکہ وسائل سے صحیح طور پر استفادہ کیا جا سکے۔

حواشی

۱۔ کتاب مقدس، مطبوعہ لاہور، بائبل سوسائٹی، سریز ۹۵/۹۳، ص ۱۲۳۔

۲۔ اردو انسائیکلو پیڈیا، مطبوعہ فیروز سنز، لاہور، ۱۹۸۴ء ص ۹۲۰۔

۳۔ سید محمد سلطان شاہ، ڈاکٹر، سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور عصری سائنسی تحقیق، مطبوعہ لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۷۵۔

۴۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر ۳۰۳۔

۵۔ صبحی صالح، ڈاکٹر، علوم الحدیث (مترجم: پروفیسر غلام احمد حریری)۔ مطبوعہ فیصل آباد، ۱۹۷۸ء ص ۳۳۔

۶۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر ۳۰۵۔

☆ الغرم بالغنم ☆ خسارہ نفع کے ساتھ ساتھ ہی ہوتا ہے ☆